تعلیمی ترکِ موالات کا مقصد

اثر خامہ

امام الاحرار مولانا ابو الکلام صاحب آزادؔ

اڈیٹر

اخبار الہلال و البلاغ

جسکو

منشی مشتاق احمد صاحب ناظم قومی دار الاشاعت شہر میرٹھ محلہ کوٹلہ نے

سدراج پرنٹنگ ورکس دہلی

ترک موالات

اور

قومی تعلیم

ترک موالات کے سلسلہ میں جن علایق کا ترک کر دینا بالفعل مقدم رکھا گیا ہے۔ نہیں سب سے زیادہ اہم مسئلہ تعلیم کا ہے لیکن افسوس ہے کہ ابتدا ہی سے اس بارہ میں چند در چند غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں۔ اور مسئلہ کی حقیقی صورت صاف صاف نمایاں نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ بعض ضروری باتوں پر تمام کارکن حضرات کو توجہ دلاؤں۔

ترک موالات کا مقصد

سب سے پہلے یہ بات صاف کر لینی چاہیے کہ ترک موالات اور نان کواپریشن کا مقصد کیا ہے نان کواپریشن کی ایک شرعی صورت خاص مسلمانوں کیلیئے ہے اور ایک اخلاقی و سیاسی حیثیت تمام ملک کیلئے۔ سچائی کو کتنے ہی مختلف ناموں سے پکارا جائے۔ مگر سچائی مختلف نہیں ہو سکتی۔ اخلاق مذہب۔ سیاست۔ یہ مختلف نام ہیں لیکن ان سب کے اندر سچائی ایک ہی ہے۔ پس گو اس مسئلہ کی بھی دو صورتیں ہو گئی ہیں لیکن حقیقت۔ علت۔ مقصد۔ اور نتیجہ دونوں کا ایک ہی ہے۔

مسلمانوں کیلیئے شرعی صورت یہ ہے کہ وہ اسلام اور اہل اسلام کے برخلاف لڑنیوالے فریق سے دوستی و اعانت کا رشتہ نہیں رکھ سکتے۔ یعنی اسکی محبت۔ وفاداری۔ اطاعت۔ مددگاری اُن کیلیئے جائز نہیں ہے۔ برٹش گورنمنٹ ایک محارب فریق یعنی لڑنیوالا ہے۔ پس جسقدر بھی انکی استطاعت میں موالات و معاونت کے رشتے اُس سے قطع کر دینے چاہئیں۔

عام ملکی صورت مسئلہ کی یہ ہے کہ جو حکومت ظلم اور ناانصافی پر کاربند ہو جس کا وجود دستی

وعدالت کیلئے دنیا کی سب سے بڑی روک ہو اور جو قومون کی آزادی و امن کو ہندوستان اور ہندوستان کی باہر غارت کر رہی ہو تو ہم انکی اعانت کر سکتے ہین اور نہ اُسکے ساتھ مل جلکر کام کر سکتے ہین اس لیے بھی کہ ہم ظلم و استبداد کے حامی نہ ہون اور اس لیے بھی کہ ہماری اعانت خود ہماری غلامی کیلئے کام مین نہ لائی جائے اگر ہندوستان نے ایسا کیا تو وہ فوراً آزاد ہو جائیگا کیونکہ اول ان سے ہندوستان کو جس چیز نے محکوم و غلام بنا رکھا ہے وہ غیرون کی مددگاری و موالات ہی کی لعنت ہے۔ پس مسئلہ کی صورت خواہ اسلامی ہو خواہ ملکی ہر لحاظ سے صرف سلب و نفی کی ہے ایجابی نہیں ہے یعنی صرف ترک و قطع کی ہے۔ اختیار و پیوندگی کا کوئی عمل اسمین داخل نہیں ہے اور اسمین شروع ہے جب ایک شخص یا ایک جماعت نے موالات و اعانت چھوڑ دی تو ترک موالات کی دعوت کا مقصد حاصل ہو گیا اور اُسکا کام ختم ہو گیا اب یہ بات کہ ترک موالات کے بعد اس نے کیا کیا یا جس چیز کو چھوڑا اس کی جگہ کونسی چیز اختیار کی تو بلا شبہہ یہ ایک اہم سوال ہے مگر ترک موالات کی دعوت مین داخل نہین۔

سرکاری تعلیم کا مقاطعہ

جب یہ حقیقت واضح ہو گئی تو اب غور کرنا چاہیے کہ ترک موالات مین سرکاری تعلیم کا مقاطعہ جو رکھا گیا ہے اس سے مقصود کیا ہے؟ یہ مقصود ہے کہ ناقص تعلیم کو ترک کر کے عمدہ تعلیم حاصل کیجائے اور اجنبی تعلیم کی جگہ قومی تعلیم ملک مین رائج کیجائے۔

ابتک ان سوالات پر لوگون نے غور نہین کیا ہے۔ اور اس بارے مین طرح طرح کی غلط فہمیان خود کام کرنیوالون مین پھیلی ہوئی ہین۔ مین اعلان کرنا چاہتا ہون کہ تعلیمی ترک موالات کا یہ مقصود ہرگز نہین ہے فی نفسہ یہ مقصود کتنا ہی عمدہ اور ضروری ہو لیکن ترک موالات کا مقصد نہین ہو سکتا۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک مسئلہ اصلاح تعلیم کا ہے اور ایک مسئلہ ترک موالات کا۔ ایک یہ ہے کہ قوم کیلئے قومی تعلیم ہونی چاہیے اور ایک یہ ہے کہ قوم کے لئے قومی حکومت ہونی چاہیے

ہم کو جو منزل درپیش ہے وہ دوسری ہی ہے پہلی نہین ہے بلا شبہہ جو تعلیم سرکاری یونیورسٹیون
مین دیجارہی ہے وہ ناقص ہے اور اسیطرح ناقص ہے جسطرح ہمیشہ اجنبی حکومت کی
تعلیم کو ناقص ہونا چاہیئے وہ ہمکو اس لیئے علم نہین سکھلاتے کہ ہم اپنے اور اپنے ملک کیلیئے
بنین اور ڈھلین بلکہ اس لیے کہ اجنبی حکمرانی کے لیئے کار آمد ہون لیکن
سرکاری تعلیم کے نقائص کا مسئلہ کچھ آج ہی کی پیداوار نہین ہے۔ نصف صدی سے
ہمکو یہی تعلیم دیجارہی ہے اور تیس برس سے ہم قومی تعلیم کے لئے مضطرب ہین۔ اسوقت جو
معاملہ ہمارے سامنے آیا ہے وہ ملک کی آزادی اور نجات کا ہے۔ پس تعلیمی اصلاح
کتنی ہی ضروری ہو ہمارے موجودہ دستور العمل سے خارج ہے۔ اسوقت جو کام ہم کرنا چاہتے
ہین وہ صرف یہ ہے کہ لوگ اُس تعلیم کو ترک کردین جو سرکاری ماتحتی مین دیجارہی ہے اور
جب لوگون نے ترک کردیا تو ہمارا کام پورا ہوگیا۔ خواہ لوگ کسی دوسری تعلیم کو اختیار کرین یا نہ کرین

طلبہ کیا کرین

اب رہی یہ بات کہ سرکاری تعلیم ترک کرنے کے بعد طلبہ لوگ کیا کرین۔ تو یہ سوال ترک
موالات مین تو داخل نہین ہے لیکن علیحدہ سوال ضرور ہے۔ بہت سے لوگون نے اسکا یہ جواب دیا
ہے کہ قومی تعلیم گاہین کھول دیجائین۔ اور سرکاری یونیورسٹیون کی جگہ قومی یونیورسٹیان
لے لین۔ اگر تعلیمگاہ کو وہ اس کے عام مفہوم مین بولتے ہین اور اس سے مقصود ایسی تعلیم ہے
جو وقت اور ضرورت کیمطابق فوراً ملک کو ملنی چاہیئے۔ تو مین اس جواب کو تسلیم کرتا ہون لیکن
اگر یہ مقصود ہے کہ جن معنون مین سرکاری تعلیم گاہون پر کالج اور یونیورسٹی کا اطلاق ہوتا ہے
اسی معنون مین ہم کو بھی "قومی تعلیم" شروع کردینی چاہیئے تو مین پوری طرح اس سے انکار کرتا ہون
اور اعلان کرتا ہون کہ وقت تعلیم کا نہین ہے بلکہ اُس چیز کا ہے جو ہمکو ہماری اچھی تعلیم
کے خود بخود پہونچائیگی اگر ہمنے اس حقیقت سے غفلت کی تو ترک موالات کے اصلی مقصد کو ہم

خود بخود اپنے ہاتھوں ضایع کردیں گے۔

انقلاب و اصلاح

یہ مقصد اُسیوقت حاصل ہوگا جب یکایک تمام ملک متفقہ طور پر ترک کرگزریگا۔ اسی متفقہ ترک موالات کی عملی استعداد ممکن ہے کہ بتدریج پیدا ہو لیکن نفس عمل اُسیوقت کامیاب ہوگا جب جانتک متفقہ طور پر عمل ظہور میں آجائیگا پس یہ اصلاح نہیں ہے جسکے لیے آہستہ آہستہ قدم اٹھایا جائے یہ انقلاب ہے جس کی کمیت اور کیفیت مقرر اور معلوم ہے اور جب اس کم و کیف کے ساتھ ظہور میں آجائیگا۔ اپنا نتیجہ اور مقصد حاصل کریگا یہی وجہ ہے کہ بار بار ایکسال کی مدت کے لیے کہی گئی ہے ایکسال سے مقصود یہ ہے کہ انقلابی شکل میں فوراً اس کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے یہ عمل اصلاح کا نہیں ہے جس کی تکمیل کے لیے ایک بہت بڑی مدت گزرنا ناگزیر ہوتا ہے۔

موجودہ حالت میں یہ انقلاب کیونکر ہوگا

اس طرح ہوگا کہ ابتک تمام ملک گورنمنٹ کیساتھ موالات کر رہا تھا اب تمام لوگ ایک ہی مرتبہ موالات کی تمام باتیں چھوڑ دیں۔ اگر ایسا کیا گیا تو گورنمنٹ بالکل بیدست و پا ہو جائیگی اور حق و انصاف کے آگے دوزانو ہولنے سے انکار نکرسکے گی۔

اسی لیے موالات میں سب سے پہلے وہ تعلقات رکھے گئے ہیں جنکے ذریعہ ملک کی بہترین استعداد و طاقت گورنمنٹ کی ہاتھ چلی جاتی ہے یعنی سرکاری اعزازات، سرکاری کونسلوں کی ممبری عدالت و قانون اور سرکاری تعلیم گاہیں آخری چیز سب سے زیادہ اہم ہے کیونکہ اس کے ذریعہ وہ نہ صرف ہماری موجودہ نسل کو بلکہ تیار ہونیوالی نسل کی طاقت کو بھی اپنے لیے محفوظ کر لیتی ہے اب ہم چاہتے ہیں کہ ملک کی یہ تمام طاقت گورنمنٹ کی جگہ ملک کیلیے ہو جائے اور یہ اسطرح ہو سکتا ہے کہ تمام لوگ اپنی موجودہ سرکاری مشغولیت چھوڑ کر ملک کی آزادی و نجات کے عشق کا پیالہ پی لیں اور جبتک ملک آزاد نہو جائے صرف اس کے نشہ میں متوالے رہیں۔

تمام بڑے بڑے لوگ سرکاری دربار کو چھوڑ کر ملک کی آزادی کے لئے وقف ہو جائین
وکیل عدالتون کیجگہ ملکی خدمت کے میدان مین مزدور بن جائین۔ طالب علم مدرسون کو چھوڑ کر
ملکی خدمت و آزادی کا سبق سیکھنے لگے جب یہ تمام جماعتین یہ باشتہ تارک موالات ہو کر
اکٹھی ہو جائینگی۔ اور تمام کامون کو چھوڑ کر اس ایک کام کے لئے وقف ہو جائینگی تو یقیناً
ملک کی آزادی زیادہ سے زیادہ بارہ مہینے کے اندر ہم کو مِل سکتی ہے۔
جس طرح تلوار اور خون کی لڑائی کیوقت ملک کی تمام جماعتون کا پہلا فرض یہ ہوتا ہے
کہ ملک کو لڑائی مین فتحیاب کرین ٹھیک اسیطرح عزم او عمل کی اس لڑائی مین بھی ہم سب کا
پہلا فرض بھی ہو گیا ہے کہ ملک کو آزاد کرائین اس ایک بڑے مقصد کے لئے تمام چھوٹے کام چھوڑ
دینے چاہئین تعلیم یقیناً سب سے بڑا کام تھا جو ہم کر سکتے تھے لیکن اب ایک برس کیلئے
یہ بھی بڑا کام نہین رہا۔ بڑا کام ملک کی آزادی ہے جو تعلیم اور تعلیم کے ساتھ سب کچھ ملک کو
دلا دیگی وہی تعلیم جو کل تک ہمارا مقصد تھی، اگر آج ہمارا راستہ روکے گی تو مقصد کی جگہ
راہ مقصد کا پتھر بن جائے گی اور پتھر کو رستہ سے ہٹا ہی دینا چاہئے۔

ترک موالات کی ایک صبح

البتہ یہ جو کچھ ہے صرف ایک برس کیلئے ہے کیونکہ اس انقلاب کے لئے زیادہ سے زیادہ
مدت یہی ہو سکتی ہے، ابھی یہ جو وقت گذر رہا ہے یہ تو اس عمل کی ابتدا بھی نہین ہے، یون سمجھنا چاہئیے
کہ صرف پکار اور پرچار ہے۔ ہم تمام ملک کو اس طرف بلا رہے ہین اور اسیطرح برابر بلاتے رہینگے
یہانتک کہ بالآخر ایکدن صبح آئیگی۔ نجات اور آزادی کی صبح غفلت اور موت کی ایک غمگین رات
کے بعد بیداری اور زندگی کی شگفتہ صبح وہ صبح ٹھیک ٹھیک آئے گی پورے پورے معنون مین ترک
موالات کی صبح ہو گی ہندوستان کے آسمان کا سورج پہلی مرتبہ ان لوگون پر چمکیگا جنہون نے
اپنے ملک کو غلام بنانیوالون کی موالات و اعانت سے ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ اس

دن پورا ملک تارک موالات ہوگا کوئی ہندوستانی ایسا نہ ہوگا جو ہندوستانی ہو اور
پھر تارک موالات نہو۔ تمام عدالتین سنسان ہونگی تمام کونسل ہال اجڑ جائینگے تمام
اسکولون اور کالجون مین سناٹا ہوگا۔ تمام سرکاری دفتر بند ہونگے جس گورنمنٹ نے
ڈیڑھ سو برس سے زیادہ مدت تک کروڑون انسانون کو اپنا غلام بنائے رکھا وہ ڈھونڈھے گی
کہ سارے ملک مین ایک غلام بھی ملجائے جو اس کے کام مین ہاتھ بٹائے مگر نہین ملیگا۔
سو جب یہ دلفریب اور شاندار صبح آچکے گی تو اس وقت اس انقلاب کا عمل ایک ہی طلوع
و غروب کے اندر پورا ہو جائیگا۔ اور پھر یہ ہوگا کہ ملک اپنی ساری دلفریبیون اور
محبوبیون کے ساتھ اس ملک کے فرزندون ہی کے لئے ہو جائیگا غیرونکے ظلم و پامالی کیلئے نہ رہیگا۔

ایک برس کیلئے قومی تعلیم

پس ترک موالات کا مقصد یہ ہے کہ جس قدر بھی جلد ممکن ہو ملک کی تمام کارکن جماعتون
کو ان کی موجودہ سرکاری اور غلامانہ زندگی سے الگ کرکے آزادی اور نجات کی ایک
با امن فوج بنا دیا جائے اور جس طرح خونریز میدانون کی فوجین صرف ایک ہی مقصد اور کام
مین لگی رہتی ہین اور جب تک مقصد اور کام پورا نہ ہو جائے نہ تو گھر کا رخ کرتی ہین اور نہ اپنے
دوسرے کامون کا۔ اسیطرح عزم و ایمان کی یہ فوج بھی ایک سال تک سارے کامون کو چھوڑ کے
صرف ایک ہی کام مین لگجائے یعنی ملک کی آزادی کا کام اور اس کی آزادی کے ذریعہ سے تمام دنیا
کی سلامتی اور آزادی کا کام۔ اس فوج مین سب سے زیادہ کار آمد اور قیمتی جماعت طالبعلمونکی ہے
ملک انکو میدان جنگ مین دیکھنا چاہتا ہے۔ کالجون کے کمرون مین بٹھانے کیلئے نہین بلا رہا ہے
پس اپنی تعلیمی زندگی کا ایک برس تو انکو بھی دینا پڑیگا۔ ہم اسوقت انکو کالج نہین دے سکتے
اور نہ قومی تعلیم کے کام مین مشغول کر سکتے ہین کامل قومی تعلیم اسیوقت ہو سکتی ہے جب قومی حکومت
بھی موجود ہو پہلے ان کو قومی حکومت کے کام مین ہمارا ساتھ دینا چاہیئے بلا شبہہ ان طلبا کیلئے

تعلیم کا انتظام ہونا چاہیئے جو سرکاری کالجوں کو چھوڑ رہے ہیں۔ کیونکہ وہ تعلیم کا عالم ہیں اور طالب العلم طالب علم
سے کبھی غافل نہیں ہو سکتا لیکن کونسی تعلیم؟ وہ تعلیم جسکی موجودہ عمل میں ہمکو ضرورت ہے اور جسکے بغیر
ملکی آزادی کا سفر ختم نہیں ہو سکتا اسکے لیے جلد از جلد ہی جگہوں کا انتظام کرنا چاہیئے۔ جہاں بڑی بڑی
جماعتیں اکٹھی ہو سکیں اور وہاں سال بھر کی تعلیم کا کورس شروع کرا دینا چاہیئے اس کورس میں تین مضمون
ہونگے مذہب، زبان اور صنعت۔ اور مذہب سے مقصود یہ ہے کہ مسلمان اور ہندو نوجوانوں کو نہایت سادہ اور
آسان طریقہ سے لکچر سنائے جائیں جن کے ذریعہ سے انکی دینی معلومات صحیح اور دینی تربیت
قومی ہو۔ مسلمانوں کے لیے صرف قرآن حکیم کا درس کافی ہوگا۔ زبان کی تعلیم سے مقصود یہ ہے کہ جس قدر
مسلمان طلبہ ہیں انکو ہندی یعنی دیوناگری رسم الخط اور اس کے خاص لٹریچر کی تعلیم دیجائے
اور اسی طرح جس قدر ہندو ہوں انکو اردو زبان رسم الخط کی تعلیم دیجائے تاکہ زبان کا تفرقہ دور ہو
صنعت سے مقصود ایک نہایت سادہ مگر نتیجہ کے اعتبار سے نہایت عظیم الشان چیز ہے
یعنی چرخہ اور دیسی سوت ہم کو اس وقت اس قدر دیسی سوت چاہیئے کہ سال بھر کے اندر ہم تمام
ملک کیلئے دیسی کپڑا تیار کر سکیں اور لوگوں کو اس کے استعمال پر مجبور کریں۔ جو طلبہ خاص طور پر دعوت
و تبلیغ کے کام میں لگنا چاہیں ان کیلئے چند لکچروں کا مزید انتظام کر دینا چاہیئے۔

اس کے ماسوا بالفعل اور کسی تعلیم کے انتظام کی ضرورت نہیں سال بھر تک ہم ترک موالات کے
سوا اور کسی کام کیلئے وقت نہیں نکال سکتے۔

طلبہ اگر اس سے زیادہ تعلیم کے مستحق ہیں تو انسے صاف صاف کہہ دینا چاہیئے کہ یہ توقع سال بھر تک پوری نہ ہوگی
ابتداء سے آج تک اس بارہ میں میرا یہی خیال رہا ہے۔ کلکتہ۔ بانکی پور۔ بنارس۔ الہ آباد وغیرہ کی تقریروں
میں میں نے بارہا طلبہ کے سامنے یہی خیال ظاہر کئے لیکن چونکہ ابتک اس بارہ میں مہاتما گاندھی جی نے کوئی
فیصلہ کن گفتگو نہیں کی تھی اسلئے یہ بات ضبط تحریر میں نہیں آئی۔ اب مجھے نہایت خوشی ہے کہ خود مہاتما
جی کا بھی یہی خیال ہے اور وہ بالکل اس سے متفق ہیں۔

(ابو الکلام آزاد)